السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیسیٰؑ کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ عیسیٰؑ کا باپ ہے۔ لہذا آپ سے التماس ہے کہ اس بارے میں اللہ پاک کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا ذکر یوں ہے۔ کہ جب حضرت مریمؑ حاملہ ہوئیں تو ان کے خاندان والوں نے کہا۔

مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۲۸ سورة مريم

''اے مریمؑ نہ تیرا باپ برا تھا اور نہ تیری ماں حرام کار عورت تھی۔''

اس بیان سے صاف پایا جاتا ہے کہ مریمؑ صدیقہ کا حاملہ ہونا ان کے خاندان والوں نے اپنے لئے موجب ننگ وعار جانا۔ خاوند سے حمل ہو تو بہو بیٹی کو کوئی ایسا نہیں کہا کرتا۔ بلکہ خوشی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے خاندانی یہودیوں نے صدیقہ مریمؑ پر بدکاری کی نسبت کی۔ جس کا رد دوسری جگہ اللہ نے یوں فرمایا۔

وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۱۵٦ سورة النساء

''یہودیوں نے جو مریمؑ پر بہتان عظیم لگایا تھا۔ اس کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی'' معلوم ہوا کہ یہودیوں کا گمان حمل ناجائز کا تھا۔ اور وہ اس لئے تھا کہ حضرت صدیقہؑ کا خاوند نہیں تھا۔ ناجائز حمل کے خیال سے جو یہودیوں نے صدیقہؑ ی نسبت کہا تھا وہ افتراء تھا۔ اور اس کی تردید اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمادی۔ پس تیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰؑ معمولی طور پر بے باپ مولود تھے۔

ایک اعتراض

مسیحؑ کی پیدائش بے باپ معجزانہ تھی۔ لہذا وہ آپ ﷺ سے افضل تھے۔

جواب۔ بے باپ پیدا ہونے سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اگر بے باپ ہونا فضیلت ہے تو بے باپ اور بے ماں ہونا بھی فضیلت ہوئی۔ حالانکہ عیسائی حضرت آدمؑ کو حضرت مسیحؑ سے افضل نہیں جانتے ہاں بے باپ ہونے سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو خدا کی قدرت کاملہ کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید خود اس کی وجہ بتاتا ہے۔ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ۔ ''ہم مسیحؑ کو بے باپ پیدا کر کے اپنی قدرت کی ایک نشانی بنا دیں گے۔'' اس سے مسیحؑ کی فضیلت کا کیا ثبوت۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص392

محدث فتویٰ